الهيئة العامة للشؤون الإسلاميّة والأوقاف والزكاة
GENERAL AUTHORITY OF ISLAMIC AFFAIRS, ENDOWMENTS & ZAKAT

﴿وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ﴾

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، دَعَانَا إِلَى طِيبِ الْكَلَامِ، وَوَعَدَنَا عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ دَارِ السَّلَامِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾.

عزیزانِ گرامی، اَصحابِ اِیمان! ایک عظیم اَخلاقی قدر اور اَعلیٰ کریمانہ خَصلت ہے، جس سے ربِّ کریم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، جو دلوں میں خوشیاں بکھیر دیتی ہے، اور معاشرے میں محبت و اُلفت کی فضا عام کرتی ہے، یہ عظیم صفت اپنی گفتگو میں عمدہ و پاکیزہ کلمات کا انتخاب کرنا ہے، اپنی بات میں خوبصورت و شائستہ جملوں کو اختیار کرنا ہے، اور یہی وہ عمدہ صفت ہے جس سے اللہ کے نیک بندے اپنے آپکو مزیّن کرتے ہیں، اور روزِ قیامت اِسی کی بدولت اُنہیں کامیابی کا تاج پہنایا جائے گا، چنانچہ اہلِ جنت کے بارے میں رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ﴾، "اور اُنہوں نے عمدہ بات کی راہ پائی".

یعنی اللہ رب العزت نے دنیا میں اُنہیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ پاکیزہ و عمدہ گفتگو اَپنائیں، پھر جنت میں بھی اُنہیں یہ اِعزاز بخشا کہ وہ اَچھے قول و کلام سے نوازے گئے، چُنانچہ اہلِ جنت کا حال رب تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے: ﴿لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا

سَلَامًا﴾، "وہ اس جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سُنیں گے، اور نہ کوئی گُناہ کی بات، ہاں جو بات ہو گی سلامتی ہی سلامتی کی ہوگی".

اسی طرح بلند اَخلاق کے حامِل، اور مِثالی معاشرے، وہ ہوتے ہیں جہاں لوگوں کے مابَین اَچھی اور پاکیزہ گفتگو کی جاتی ہے، اُنکے لَبوں پر ربِّ رحمان کا ذِکر جاری رہتا ہے، اُنکی زبانیں بیہودہ و فحش گفتگو سے ماورا رہتی ہیں، وہ ایسے جملوں اور کلمات کا انتخاب کرتے ہیں، جو سُننے والے کے کانوں میں رَس گھول دیں، بلا اِجازت دِل کی گہرائیوں میں اُتر جائیں، اُنکے کلمات سے عمدہ معانی اور سچے و پاکیزہ جذبات کی دلنشیں مہک اُٹھتی ہے، جسکے خوبصورت آثار رُونما ہوتے ہیں، اور جسکا پھل میٹھا و عمدہ ہوتا ہے، اُس پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑیں گہری، تَناسیدھا، اور اُسکی شاخیں پَستیوں سے پاک، بُلند و بالا ہوتی ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾، "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی کیسی مثال بیان کی ہے؟ وہ ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ (زمین میں) مضبوطی سے جمی ہوئی ہے، اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں، اپنے رب کے حکم سے وہ ہر آن پھل دیتا ہے".

جی ہاں میرے بھائیو! اَچھی بات کا ثمرہ خیر ہی کی صورت نکلتا ہے، اُس سے نیکی و بھلائی ہی کے چشمے پھوٹتے ہیں، اَخلاقی قدریں مضبوط ہوتی ہیں، معاشرے میں تعمیری سوچ و عمَل پروان چڑھتے ہیں، اَچھی گفتگو اَچھے حسب و نسب کی عکاسی کرتی ہے، عمدہ اَخلاق کی غمازی کرتی ہے، کیونکہ ان اوصاف کا مالک شخص، جہالت کے اَندھیروں میں گھِرا ہُوا نہیں ہوتا، وہ کسی کی ایذا رسانی

کا سبب نہیں بنتا، نہ بالواسطہ نہ بلا واسطہ، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ»، "کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے"، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بھلا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی نکالتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ»، "ہاں! انسان کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، جب یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے".

میرے بھائیو! وطن کا درجہ تو عظیم تر ہے، اُسکی شان تو عزیز تر ہے، وطن تو اَدب و اِحترام کا زیادہ حقدار ہے، اُسکے شایانِ شان نہیں کہ لایعنی و بے مقصد بحث و مباحثے میں پڑ کر اُسے ایسے مقام پر لا کھڑا کیا جائے، جہاں اُسے بدکلامی و غلط بیانی کا نشانہ بنایا جائے.

اللہ کے بندو! ایک بیدار مغز معاشرہ کسی شور شرابے سے متاثر ہو کر بغیر سوچے سمجھ اُسکے پیچھے نہیں چل پڑتا، بلکہ وہ اپنی اَقدار سے وابستہ رہ کر وفاداری کا اظہار کرتا ہے، اپنے اُصولوں پر ثابت قدم رہتا ہے، اور اپنے آپکو سچّوں اور وفاداروں کی صف میں کھڑا کرتا ہے، جیسا رب العالمین کا حکم ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾، "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو".

میرے دوستو! اُسکے اَعلیٰ اَخلاق اُسے اِس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دے، بلکہ وہ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ اَچھی بات کرتا

ہے، آپ علیہ السلام کا فرمان عالیشان ہے: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ» "جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو؛ اُسے چاہیے کہ یا تو بھلائی کی بات کہے یا پھر اُسے چاہیے کہ وہ خاموش رہے"۔

کیونکہ وہ جو کچھ کہتا ہے، اُس میں ہر دَم اُسے رب تعالیٰ کی نگرانی کا اِحساس رہتا ہے، لہذا وہ انٹرنیٹ کی دنیا اور سماجی رابطوں کے ذرائع میں کوئی بھی بات پھیلانے میں خدا خوفی سے کام لیتا ہے، سوشل میڈیا استعمال کرتے وقت ہمیشہ رب تعالیٰ کا یہ فرمان اپنے پیشِ نظر رکھتا ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾، "انسان کوئی لفظ زبان سے نکال نہیں پاتا، مگر اس پر ایک نگران مقرر ہوتا ہے، ہر وقت (لکھنے کے لیے) تیار"۔

لہذا انسان جو لفظ بھی منہ سے نکالتا ہے وہ لکھا جاتا ہے، اور جو کلمہ بھی اُسکی اُنگلیوں سے تحریر ہوتا ہے وہ اُسکے نامہ اَعمال میں درج کیا جاتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وَمَا مِنْ كَاتِبٍ إِلَّا سَيَفْنَى *** وَيُبْقِي الدَّهْرُ مَا كَتَبَتْ يَدَاهُ
فَلَا تَكْتُبْ بِكَفِّكَ غَيْرَ شَيْءٍ *** يَسُرُّكَ فِي الْقِيَامَةِ أَنْ تَرَاهُ

ہر لکھنے والا اِس دارِ فانی سے رخصت ہو جاتا ہے، مگر دنیا اُسکے لکھے ہوئے کو یاد رکھتی ہے، لہٰذا اپنے ہاتھوں سے بس وہی کچھ تحریر کرو، جسے روزِ قیامت دیکھ کر آپکو خوشی ہو۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَضَاءَ الْوُجُودَ بِقُدْرَتِهِ، وَوَفَّقَنَا لِحَمْدِهِ وَشُكْرِ نِعْمَتِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ رُسُلِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ.

أَمَّا بَعْدُ: **عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان!** اماراتی معاشرہ کے فرزند اَعلیٰ اَخلاق سے وابستہ رہتے ہیں، اُنکی زبانیں پاکیزہ کلام و گفتگو سے آراستہ رہتی ہیں، وہ اپنے وطن پر فخر کرتے ہیں، مُلکِ عزیز کے کارناموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اپنی قیادت کی حکمت و تدبُّر کو سَراہتے ہیں، ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾، "اور جو تمھارے پروردگار کی نعمت ہے اُسکا تذکرہ کرتے رہنا".

اِسی طرح وہ اِنسانیّت کی خدمت اور مُثبت سرگرمیوں کو اَپناتے ہیں، خبروں کے لیے صرف قومی نیوز چینلز اور سرکاری ذرائع ابلاغ ہی پر اعتماد کرتے ہیں، وہ جھوٹے پروپیگنڈوں سے دھوکہ نہیں کھاتے، اور نہ ہی توہین آمیز رویے اُنہیں کسی جال میں پھنسا سکتے ہیں، اُنکے رب نے اُنہیں ایمان کی دولت سے نوازا ہے، اور اُنکی راہنمائی ﴿إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ﴾، پاکیزہ و اچھی باتوں کی طرف فرمائی ہے، چُنانچہ اُنکے اَقوال فُحش گوئی سے پاک رہتے ہیں، اُنکے اَقلام بداَخلاقی سے ماوَرا رہتے ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی یہ شان بیان فرمائی ہے: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيءِ»، "مومن بکثرت لعن طعن کرنے والا، بدکردار، اور فحش گو نہیں ہوتا".

جی ہاں میرے دوستو! اَبنائے امارات کی شان تو یہ ہے کہ وہ کسی کی اِہانت و بے توقیری سے اپنا دامَن پاک رکھتے ہیں، کسی کی ہتک و توہین میں اپنے آپکو اُلجھانے سے باز رہتے ہیں، بلکہ اُنکا شیوہ تو

اِطاعتِ اِلٰہی پر گامزن رہنا ہے، اُنکی عادات تو سخاوت وفیاضی کی ہیں، اُنکا مَطمحِ نظر تو کامیابیوں کو سمیٹنا ہوتا ہے، اُنکا غرض ومقصود توعظمت وکارکردگی کے میدانوں میں دوسروں سے بازی لے جانا ہوتا ہے، وہ اپنے وطن کی سربلندی، عزت وشرافت، اور اپنا مستقبل بہتر سے بہتر بنانے کے راستے پر حکمت وتدبر، بیداری واِحساسِ ذمہ داری کے ساتھ گامزن رہتے ہیں، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہر لفظ ایک ذمہ داری ہے، سچائی ایک ذمہ داری ہے، لوگوں کی فکر وسوچ کو ملکی تعمیر وترقی کی طرف مبذول کروانا ایک ذمہ داری ہے، قیل وقال اور فضول بحثوں میں اُلجھ کر اپنا وقت برباد ہونے سے بچانا ایک ذمہ داری ہے، اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت اور عمدہ گفتگو پر اُنکی پرورش کرنا ایک ذمہ داری ہے.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾، "بے شک ہر ایک کے بارے میں تم سے سوال ہوگا".

هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اهْدِنَا لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَقْوَالِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنَّا سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنَّا سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

اللَّهُمَّ امْلَأْ أَلْسِنَتَنَا بِذِكْرِكَ، وَقُلُوبَنَا بِخَشْيَتِكَ، وَنُفُوسَنَا بِمَحَبَّتِكَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ. اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ،

وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا مَيِّتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ، وَلَا بَرَكَةً إِلَّا أَنْزَلْتَهَا، وَلَا حَاجَةً إِلَّا يَسَّرْتَهَا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ مُوَفَّقِينَ، وَبِهِ مُسْتَمْسِكِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايِد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. اللَّهُمَّ يَا وَاسِعَ الرَّحْمَةِ، وَيَا عَظِيمَ الْمِنَّةِ، اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ.

اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا، فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، وَتَجْعَلُهُ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.